

خبر احمدیہ

گورنمنٹ کے سلورجوبلی میڈل

میری خدمات کے صلہ میں گنگ سلورجوبلی میڈل عطا فرمایا ہے۔ میں شہنشاہ عظیم اور ان کے جانشینان کا از حد مشکور اور دعاگو ہوں۔ خاک محمد ایوب خان رسالدار بہادر لفظیٹ پشتر مراد آباد

امتحان میں کامیابی

ڈاکٹر نواب علی صاحب چغتائی احمدی پشتر مردان اہل۔ اہل ربی کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ نکلے ہیں۔ مبارک ہو۔ خاک رحیل الرحمن

درخواست پادعا

پر جو رام پور فوج میں ملازم ہے۔ بوجہ تانہ نمانی ایک کیس چلایا گیا ہے۔ احباب اس کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاک رسید احمد وکیل رام پور (۳۱) مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرک احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ ایک بیٹے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب درود سے ان کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر

مرجان علی صاحب پسر ڈاکٹر نواب علی صاحب چغتائی پشتر نے اس سال لاہور میں ڈاکٹری کا آخری امتحان دینا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ اسی طرح محمد نعیم صاحب اگر ڈیکٹو افسر انجینئر تین سال سے تلاش ملازمت میں ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاک رحیل الرحمن (۴۴) عاجز کے لئے فضل الرحمن کے واسطے دعا فرمائیں۔ کہ محکمہ ریلوے میں انسپکٹر آف ریلوے لائن کی آسامی کے واسطے جو درخواست دی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے اس میں کامیاب کرے۔ ۱۸ اگست تک فیصلہ ہو گا۔ خاک محمد اسماعیل ریشاؤڈیشن لٹر

قادیان (۵) میری ہمیشہ سخت بیمار ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ان کی

صحت کاملہ کے لئے احباب مسلسل دعا فرمائیں خاک رسالدار شریعت احمد لاہور (۶) بندہ کے سالانہ مغرب خان دلہ خج خان پٹھان سکھ پانی خیل کا جو بالکل بے گناہ ہے ایک قتل کے مقدمہ میں جلالان ہو چکا ہے

جلا احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس کو معیت بھیجے اور اذراں متعلقہ مقدمہ کو انصاف کر کے فی توفیق دے

محمد عالم خان دینپور پانی خیل صاحب لڑائی ۱۹۳۵ء میں لڑا تھا۔ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ بخار و دکھائی ہوا ہے دعا کے صلہ میں خاک رحیم علی لہاوی سکھڑی انجن احمدیہ بیگم کے لئے صلح ہو گئی

اعلانات نکاح

چودھری سردار احمد صاحب (۱) اسٹنٹ پیپک سروس کمیشنر شلہ کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ بیگم صاحبہ بنت جناب میاں محمد شریف صاحب اسی۔ اے۔ سی میانوالی کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین حلیفہ ایچ اثنی ایڈہ اللہ تعالیٰ

بفرہ العزیز سے بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاک رشید احمد احمدی از شلہ

(۲) خاک رسالدار نکاح ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء طلعت بیگم صاحبہ بنت چودھری نور الہی صاحبہ ساکن بھیتی سے بوض ۲ صد روپیہ مہر پر سکھڑی صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں

اللہ تعالیٰ یہ تعلق جاتین کے لئے مبارک کرے۔ خاک رحمن محمد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ولادت

۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء عاجز کے گھر خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ نام بشیر احمد رکھا گیا ہے۔ زچہ اور بچہ دونوں کے لئے احباب دعا فرمائیں

خاک رحیم احمدی (۱۰) مجھے اللہ تعالیٰ نے سورہ ۲۵ جولائی دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام مولود کی دراز سے عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز بچہ کی والدہ بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی۔

خاک رچودھری محمد نذیر خان امین آبادی ریلوے گارڈ ہوجوڑہ

ایک صاحب کشف احمدی کا انتقال

میرے والد بزرگوار میری پیدائش سے پہلے کے

احمدی تھے۔ تاریخ بیعت تو مجھے معلوم نہیں لیکن والد صاحب اپنی زندگی میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں فنا فی الرسول کے درجہ میں تھا۔ اور مجھے کشف ہوا کرتے تھے۔ بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ مسیح موعود پیدا ہو گئے ہیں لیکن ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے نہیں کیا تھا۔

جب آپ نے دعوے کیا۔ تو والد صاحب موضع گولکی ضلع گجرات سے پیدل چل کر قادیان پہنچے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود اور مہدی مہمود کے دست مبارک پر بیعت کی بیعت کرتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فرمایا۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں۔ جن کو فرشتے نے جزوی اور مجھے پہچان لیا۔ ۱۹۳۱ء میں میرے والدین نے موضع گولکی سے ہجرت کر کے قادیان میں مکان بنایا۔ والد صاحب سترہ کا کام کرتے تھے۔ ان کا نام قطب الدین تھا۔ قادیان میں گجراتی کے نام سے پکائے جاتے تھے۔ خاک راتانی زینب بی بی

پرنسٹن بورڈنگ ہاؤس گورنمنٹ گرانڈ ہائی سکول کمپن پور شہر

دعا کے منتظر

(۱) میری ہمیشہ متاثر بیگم صاحبہ آج رات کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ جس کا مجھے اذ حد صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے۔ احباب دعا کے منتظر کریں

خاک رملک بشیر علی کنجاہ ضلع گجرات (۲) میری اہلیہ بچہ پید ہونے کے بعد ۱۶ جولائی کو فوت ہو گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون بزرگان جماعت سے گزارش ہے۔ کہ جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا کے منتظر کریں۔

خاک ر بلدیہ الزمان مرتبان برما (۳) خواجہ غلام حسین صاحب احمدی جالندھری جو تقریباً عرصہ ایک سال سے سلسلہ ملازمت محکمہ خط آہن ایران میں کام کر رہے تھے۔ دس تاریخ تیز ماہ ایرانی ۱۳۱۵ء مطابق ۲ جون ۱۹۳۵ء خرما آباد کے نزدیک ایک نالہ میور کر رہے تھے۔ کہ ان کا پاؤں پھسلا اور پہاڑی نالہ کا تیز بہاؤ ان کو بہا کر لے گیا۔ چند گھنٹہ کے بعد ان کی نموش پانی پر تیرتی ہوئی نظر آئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

خواجہ صاحب مرحوم بہت ہی جو شیلے

مہمان نواز خوش اخلاق اور مدبر انسان تھے جہاں بھی رہے فریضہ تبلیغ کو پوری طرح ادا کرتے رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے اپنے بڑے بڑے علمی افسروں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور بعض کو سلسلہ کی کئی کتب بھی دیں۔ جو جماعت آبادان سے لے کر گئے تھے۔ خواجہ صاحب کے علم معلوم بہت وسیع تھے۔

ہمارا یہ بھائی غریب الوطنی کی حالت میں ایک ایسے مقام پر فوت ہوا۔ جہاں کوئی احمدی نہ تھا۔ لہذا متمسک ہوں۔ کہ دوست اپنے بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں۔

خاک مرزا برکت علی آبادان ایران (۴) میری اہلیہ ۲۶۔ ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو درمیانی شب بقیعائے ایزدی فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ عرصہ پانچ سال سے ٹی۔ بی۔ و تپدق میں مبتلا تھیں اور مخلص احمدی تھیں اس دعا ہے کہ جلا احباب دعا کے منتظر فرما کر عزا شدہ ماجور ہوں۔

خاک رسراج الحق پٹیا لہ

قادیان میں چوری کی پے در پے وارداتیں

چند روز سے قادیان میں متواتر چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ۳ جولائی کی رات کو مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے گھر نعت زنی ہوئی۔ اور چور نقدی و پارچات لے گئے۔ نعتان کا اندازہ پار پانچ سو کے قریب ہے۔ اس کے بعد ۲ جولائی کی رات کو ایک احمدی حجام میاں مہر دین کے ہاں قفل شکنی ہوئی۔ اور چور زلیور اور دو گوساں لے گئے۔ نعتان کا اندازہ زائد از دو سو روپیہ بتایا جاتا ہے۔ یکم جولائی کو پھر ایک احمدی میاں جھنڈو کے گھر میں چوروں نے نعت لگائی۔ مگر وہ شخص بوجہ بیماری بیدار تھا۔ اس لئے چور بھاگ گئے۔ اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان تمام وارداتوں کی باقاعدہ رپورٹیں بھی مقامی پولیس چوک میں درج کرادی گئی ہیں۔ پولیس کی اتنی بھاری جمعیت کی موجودگی میں اس قسم کی وارداتیں سخت تعجب انگیز ہیں۔ زردار حکام کو فوری توجہ کرنی چاہئے۔ اور گزشتہ چوریوں

کو آراکھ لکھنے کی پوری سستی سے کام لینا چاہئے۔

الْقُدُّوسُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

مسلمانوں کو دہوکے کیلئے آخری روں مبارک

احمدی لیڈروں کو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں قوم سے غداری کرنے پر جو ذلت اور رسوائی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ سب کے سامنے آچکی ہے۔ لیکن اس کی تاب نہ لاتے ہوئے اب انہوں نے جو پہلو بدلا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت پیش کر رہا ہے کہ ان کو نہ اپنی زبان کا پاس ہے۔ اور نہ اپنی تحریر کا لحاظ۔ جیسا موقر دیکھتے ہیں۔ اپنے قول و قرار پر خاک ڈال کر ویسا ہی رنگ بدل لیتے ہیں۔ اور اتنا بھی خیال نہیں کرتے۔ کہ ابھی ابھی جو کچھ بڑے عزم اور وثوق کے ساتھ کہہ رہے تھے۔ اس کے خلاف نئی سر لاپٹے پر لگ ان کے متعلق کیا کہیں گے۔

احادیوں نے لاہور میں مسلمانوں کے مقتول و مجروح ہونے اور طرح طرح کی سختی و مصائب اٹھانے کے بعد پہلا کام جو کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ انہوں نے ایک اعلان شائع کیا جس کا پہلا ہی فقرہ یہ تھا۔ کہ "خدا کا شکر ہے اب مسلمانوں نے محسوس کیا ہے۔ کہ مجلس حرا کی مسجد شہید گنج کے متعلق ایجی ٹیشن میں عدم شرکت بڑی عقلمندی تھی" اس طرح اپنی عقلمندی کی سند آپ ہی تیار کر لینے کے بعد انہوں نے ایک طرف تو یہ اعلان کیا۔ کہ "مسجد شہید گنج کا انگریزی عدالتوں کے فیصلے کی موجودگی میں مسلمانوں کو واپس لانا محال ہے۔ اور دوری طرف یہ فتویٰ نافذ کر دیا۔ کہ اس مسجد کو حاصل کرنے کی تحریک بنیادی طور پر غلط ہے۔ اور اس کا جاری کرنا ہمالیہ پہاڑ سے بڑی غلطی ہے" (احسان جولائی) اس کے بعد ایک اور اعلان میں انہوں نے لکھ دیا کہ "ہم دیانتدارانہ طور پر اس رائے کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ کہ یہ تحریک غلط ہے۔ اور مسجد شہید گنج کا ملنا محال ہے" (احسان جولائی)

اور یہاں تک بھی کہہ دیا۔ کہ جو مسلمان اس جدوجہد میں کام آئے۔ وہ حرام موت مرے میں ماورائے کے سپانڈگان قطعاً کسی ہمدردی کے مستحق نہیں لیکن ان اعلانات پر جب ہر طرف سے لعنت طارت کی بوجھاڑ ہوئی۔ ہر جگہ کے مسلمانوں نے احادیوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ "امیر شریعت" اور صدر احاد کو اپنے اپنے شہروں میں اتھائی ذلت و رسوائی سے دوچار ہونا پڑا۔ کئی مقامات پر باتوں سے لڑکر لاتوں تک نوبت پہنچ گئی۔ تو احادیوں کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ نیازنگ بلیں۔ اور نئے سانچے میں ڈھل کر سلیک کے سامنے آنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک طرف تو باوجود خود منفقہ کردہ کانفرنس میں بے حد ذلیل و رسوا ہونے کے انہی مندوبین سے صلح کی طرح ڈالی جنہوں نے ان کے لئے کانفرنس میں بیٹھا مشکل بنا دیا تھا۔ اور دوسری طرف مقتولین اور مجروحین کی تبریعت اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کی قراردادیں پاس کر کے شائع کر دیں۔

وہ قرارداد جس سے احمدی لیڈروں نے بکلی اتفاق ظاہر کیا۔ اس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان کسی حالت میں تحفظ مسجد شہید گنج کے بغیر مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اور اس کے لئے عملی پروگرام بنا کر پیش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس میں بعض احمدی لیڈر بھی شریک ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب احمدی لیڈروں نے ایک آدھ ہی دن قبل اعلان کیا۔ کہ مسجد شہید گنج کا مسلمانوں کو ملنا محال ہے۔ اور اس کے متعلق ایجی ٹیشن کرنا نتیجہ اور فضول ہے۔ تو پھر اب تحفظ مسجد شہید گنج کے لئے جدوجہد کرنے اور اس کے لئے پروگرام بنانے میں شریک ہونے کا کیا مطلب۔ اور یہ اعلان

کرنے کے کیا معنی۔ کہ ہماری رائے میں مسجد کی حوت ہر خیال کے مسلمانوں کے نزدیک ناقابل انکار چیز ہے۔ ہمارے سامنے شروع سے یہ سوال تھا۔ کہ اس مقصد کو کس طرح حاصل کیا جائے (احسان ۲۱ جولائی)

پھر جب کل تک شہید گنج کی مسجد کے متعلق جدوجہد کرنے والے ہمالیہ پہاڑ کے برابر غلطی کے ترکیب ہوئے۔ مرنے والے حرام موت مرے اور ان کے لواحقین کسی ہمدردی کے مستحق نہیں تھے۔ تو آج یہ قراردادیں جنہیں مروج کرتے ہوئے خود احسان نے "مشتے بعد از جنگ" قرار دیا ہے کس ہونہ سے پانچا کی گئی ہیں۔ کہ "۱۱" مجلس مرکزی احاد اسلام ہند کا یہ اجلاس شہدائے لاہور کے خیر ایمانی کا اعتراف اور ان کی بے نظیر شجاعت و قربانی کی قدر کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے سپانڈگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (۲۲) مجلس مرکزی احاد اسلام کا یہ اجلاس ان لوگوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے جنہوں نے تحریک تحفظ مسجد شہید گنج میں جہاد کا لہیف برداشت ہے۔ یا جو قید و بند کے مصائب کا شکار ہوئے۔

کیا اس سے صحت ظاہر نہیں۔ کہ یہ رنگ محض سلیک کے لعن طبع اور غیظ و غضب سے بچنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ ورنہ احادیوں نے خود کیوں اس شجاعت و قربانی میں شرکت نہ کی۔ جو آج انہیں بے نظیر نظر آنے لگی ہے۔ اور جس کی قدر کرنے کے لئے وہ بے تابی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ باغرض قربانی کرنا نہیں بلکہ دوسروں کی قربانی کی نعم قدر کرنا ہی سمجھتے ہیں تو پھر انہوں نے یہ کیوں کہا۔ کہ مرنے والے حرام موت مرے ہیں۔ کیا حرام مرنے والے بھی قابل قدر قربانی کیا کرتے ہیں۔ ہر تین دن اتنے قربانی کی قدر کے انہار میں کیوں لگے۔

یہ سب باتیں بتاتی ہیں۔ کہ اب جو کچھ کہا اور کیا جا رہا ہے۔ وہ محض اپنی غداری اور ملت فریڈی پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ انہیں فریب کلن کے جال میں پھیر پھینانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ورنہ احمدی لیڈر اب بھی اکیلا کھم ہیں۔ جہاں ساری جدوجہد کے دوران قیام رہے۔ اور وہ اب بھی شہید گنج کی مسجد کے تحفظ کے لئے

عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں ہر شخص جو ان کے حالات سے غور ہی بہت بھی واقفیت رکھتا ہے۔ وہ یہ بلا بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کا خاص سا زردار اور بہت بڑا ہمدرد اخبار احسان خود بھی مانع کمالی نظر آتا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔

"مسجد شہید گنج کے تحفظ کے سائل و مسائل پر غور کرنے کے بعد ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے جس سے ہم کچھ بہت زیادہ توقعات وابستہ نہیں کر سکتے صورت حال یوں نظر آتی ہے۔ کہ عامۃ المسلمین اس مسجد کے انہدام پر بہت مضطرب اور آزرده خاطر ہیں۔ لاہور میں جو ہر وقت واقعات رونما ہوتے۔ اس سے ملت مسلمہ کے عینور افزا دل بہت متاثر ہیں۔ لہذا انہوں نے باہمی رقابتوں کے باعث اس سلسلہ میں جو کچھ کرنا چاہا اس سے عوام بہت بد دل ہو چکے ہیں۔ اب ان کی صمیمانہ اقبالیں اذان ہائے نیم شبی کی دزدانگ صدوں کی شکل میں آسمان کی طرف صعود کرتی سنائی دیتی ہیں۔ بے بسی کے احساس نے سب کی طبیعتوں کو بے پردہ کر دیا ہے۔ انہیں کسی طرف سے امید کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ کسی طبقہ کے راہ نما اس سلسلہ میں کسی قسم کی تحریک شروع کرنے کی ذمہ داری اپنی گردن پر لینے کے لئے تیار نہیں۔ لہذا متذکرہ صدر مجلس عاظمہ کے تقرر کو اس سلسلہ کے قہقل کا ایک بہانہ سمجھا جاسکتا کہا جاتا ہے کہ مجالات موجودہ اس سلسلہ پر عمل کی تمام راہیں معقود ہیں لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ زعماء اور قائدین میں آمادگی عمل ہی باقی نہیں رہی۔ مگر سو تو راہیں بھی نظر آ سکتی ہیں۔ اور قوم کو منزل مقصود کے نزدیک تر بھی لے جایا جاسکتا ہے۔ کاش یہ مجلس مشاورت صحیح معنوں میں مسلم زعماء کی مجلس مشاورت ہوتی۔ اور اس میں اس نازک موقع پر قوم کی صحیح راہ نمائی کے لئے کوئی لاکھ عمل طے کر لیا جاتا۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر اس مجلس عاظمہ بھی معاملہ کو کھٹائی میں ڈال دیا۔ اور مسلمانوں کی راہ نمائی نہ کی۔ تو ملک اور قوم کے لئے بہت خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں جس مجلس کے متعلق اس کے حامی یہ کہہ رکھتے ہوں۔ وہ جو کچھ کر سکتی ہے۔ خطا ہر ہے۔ چونکہ اس میں احمدی لیڈروں کی شمولیت محض مسلمانوں کے غیظ و غضب کے باعث عمل میں آئی ہے۔ اس لئے انہوں نے محض دفع الوقتی کے لئے اپنے نام لکھا دیئے ہیں۔ ورنہ یہ کہہ کر یہ نہیں لکھتے۔

احسان

فرقہ ہائے کفر و ضلالت کا نام و نشان کا عقیدہ

بہار اللہ کا دعویٰ الوہیت

(۲)

اخبار زمیں دارہ کے بہائی مضمون نگار نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بصرہ العزیز کے رقم فرمودہ اشتہار بعنوان "ڈاکٹر سر محمد اقبال اور جماعت احمدیہ" پر اعتراض کرتے ہوئے دوسری بات یہ بیان کی ہے کہ حضور نے جو یہ تحریر فرمایا کہ بہار اللہ خدائی کا دعویٰ ارتقا تھا۔ یہ درست نہیں چنانچہ لکھتا ہے:-

رجس اصطلاح کو حضرت بہار اللہ نے اپنے لئے استعمال کیا ہے۔ اور جس کو سبنا کر میرزا محمود حضرت بہار اللہ پر خدائی کا اقترا باضاعت ہے اس اصطلاح کو حضرت بہار اللہ نے سب انبیاء الہی کے لئے استعمال کیا ہے۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ حضرت بہار اللہ نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟

منافقت کے ناپاک اتمام کے متعلق تو انشاء اللہ اسی سلسلہ مضامین میں ثابت کیا جائے گا کہ اس کے متعلق وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو بہار اللہ کی طرف متسوب کرتے ہیں سرتخت یہ دکھایا جاتا ہے کہ بہار اللہ نے حقیقت میں دعویٰ خدائی کیا۔ اور اسے اقترا قرار دینا بہائیت کے لٹریچر پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرنا ہے۔ وہ حوالہ جات جن سے بہار اللہ کا دعویٰ خدائی ثابت ہوتا ہے۔ حسب ذیل ہیں:-

پہلا حوالہ۔ کتاب اقدس مطلوبہ مطبع نامہری ممبئی کے صفحہ ۱۶۳ میں بہار اللہ اپنے ایک مکتب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔ یا مالک الیکوٹ مالک القدر حتی حین احاطۃ الاحزان من الذین کفروا بالرحمن کہ لے اکر تخی کو قضا و قدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے۔ جبکہ غموں نے اس کو گھیرا ہوا ہے۔ اس جگہ قضا و قدر کے مالک سے بہار اللہ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ جو اس کے دعویٰ خدائی کا ٹھکانہ ہے

دوسرا حوالہ کتاب اقدس صفحہ ۲۲۵ میں بہار اللہ لکھتے ہیں۔ الذی ینطق فی

السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء و موجودہا حمل الیلایا بالاحیاء العالم وانہ لہو الاسم الاعظم الذی کان مکتوناً فی ازل الازل۔ یعنی جو عکاکے بڑے قید خانہ میں بولتا ہے۔ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ اور وہ ان کا ایجاد کرنے والا ہے۔ اس نے مصیبتوں کو دنیا کے احیاء کے لئے اپنے نفس پر اتارنا ہے اور وہ اسم اعظم ہے جو ہمیشہ سے مخفی تھا اس حال میں بہار اللہ نے اپنے آپ کو تمام چیزوں کا خالق اور موجود قرار دیا ہے۔ جو میرج دعویٰ الوہیت سے ہے:-

تیسرا حوالہ۔ بہار اللہ نے عیسے نام ایک شخص کو خط لکھا۔ جس کے دوران میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ یا علی افرح بصدایکذکرک مالک العرش و الشری اکتب اقدس صفحہ ۱۱۱ اسے عیسیٰ خوش ہو کہ تجھے عرش و عرش کا مالک یاد کرنا ہے۔ اس جگہ بہار اللہ نے اپنے آپ کو مالک العرش الشری قرار دیا ہے:-

چوتھا حوالہ کتاب اقدس صفحہ ۶۹۰ میں بہار اللہ لکھتے ہیں ند صعادت زفراتی و نزلت عبراتی و نت عین شفقتی و قدام قلبی جما ان العباد معرفین عن بصر حمہ و شمس فضلی و سماء کرہی۔ اسی احاط من حتی السموات والانیین۔ یعنی میری آہیں بلند میرے آنسواری۔ میری شفقت کی آنکھیں گریاں امیر اول نوحہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے کس بندوں کو دیکھتا ہوں کہ میری رحمت سے دریا اور میرے فضل کے سورج اور زہی اس بخشش سے جو آسمانوں اور زمینوں کی ہم چیزوں پر محیط ہے۔ موندہ پھیرے رہے ہے۔

پانچواں حوالہ کتاب اقدس صفحہ ۵۸ میں ایک شخص مجھ کو مخاطب کرتے

ہوئے بہار اللہ لکھتے ہیں۔ یا محمود اسم خدائی من مقابلا محمود شہد بما شہد لسان العظمت انہ لا الہ الا انا المہمین القیوم قدر سلنا الرسل و انزلنا الکتب و فصلنا فیہا ما یرفع العباد الی الغایۃ القصویٰ و الجنة العلیا و لکن القوم اعرضوا بما ابتعوا کل ناعق مردود۔ کہ من عالم تمتک بالشریعة و یرہا افتی علی منزلہا۔ یعنی اے محمود میری نذر کو میرے مقام محمود سے سن۔ پھر اس بات کی گواہی دے۔ جس کی گواہی لسان عظمت نے دی۔ اور وہ یہ بات ہے۔ کہ کوئی معبود نہیں مگر میں جو سب کا نگہبان اور سہارا ہوں ہم نے ہی تمام رسولوں کو بھیجا۔ اور تمام کتابوں کو اتارا۔ اور ان میں وہ باتیں بیان کیں۔ جو بندوں کو ان کے آخری مقصد کی طرف لے جائیں۔ اور جنت علیا تک پہنچادیں۔ لیکن لوگوں نے اعتراض کیا اور ہر مردود کی اتباع کی۔ پھر بہت سے عالم ہیں جنہوں نے پہلی شریعت کو پھوٹا ہوا ہے اور اس کے ذریعہ اس شریعت کے آٹکے دالے کے خلاف فتوے دے رہے ہیں۔ اس عبارت میں بہار اللہ نے اپنے آپ کو رسولوں کا بھیجنے والا اور کتابوں کا اتارنے والا کہا ہے۔ اور اس شخص کو جس کے نام خط لکھا گیا ہے اس بات کی شہادت دینے کی تلقین کی ہے۔ کہ میں ہی خدا ہوں۔ جو سب کا محافظ اور نگہبان ہوں۔ یہ وہ صفات ہیں۔ جو صرف خدا تعالیٰ میں ہی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے بہار اللہ کے دعویٰ خدائی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔

مرزا حیدر علی بہائی کی کتاب ہجرت المدبر صفحہ ۹۹ سے بھی ثابت ہے۔ کہ بہار اللہ کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کتابوں کو اتارنے والا اور رسولوں کو بھیجنے والا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ حضرت بہار اللہ آسمانی است کہ از آفاقش شمس انبیاء مرسلین اشراق نمودہ مرسل رسل و منزل کتب و رب الازیب و سلطان مبداء و ناب است یعنی بہار اللہ وہ آسمان ہے جس کے افتح سے ہر نبی اور ہر رسول کا سورج نمودار ہوا ہے۔ بہار اللہ وہ ہے جو رسولوں کو بھیجنے والا اور کتابوں

کو نازل کرنے والا ہے۔ بہار اللہ وہ ہے جو سب کا رب ہے۔ اور ابتدا و انتہا سب کا بادشاہ ہے:-

چھٹا حوالہ کتاب اقدس میں شریعت کا بیان کرتے ہوئے بہار اللہ لکھتے ہیں یا اهل الارض اذ اغربت شمس جملی و سمرت سماء ہی کلی لا تضطربوا قوا علی نصرت امری و ارتقاء کلمتی بلین العالمین۔ انا معکم فی کل الاحوال و نصرکم بالحق انا کنا قادرین۔ یعنی اے اہل زمین جب میرے جمال کا سورج ڈوب جائے۔ اور میرا وجود چھپ جائے تو مضطرب نہ ہونا بلکہ میری نصرت کے لئے کھڑے رہنا۔ میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہارا مددگار اور ہم ہر چیز پر قادر ہیں۔ اس حوالہ سے بھی ظاہر ہے کہ اس عالم سے گذر جانے کے بعد ان کا ہر حال میں لوگوں کی مدد کرنے پر اپنے آپ کو قادر بنانا ان کے دعویٰ خدائی کا ثبوت ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس عالم میں وہ انسانی شکل میں اپنے آپ کو اسی طرح خدا مانتے تھے جس طرح یہاں حضرت مسیح علیہ السلام کو انسانی جامہ میں خدا مانتے ہیں:-

ساتواں حوالہ کتاب سب میں بہار اللہ اپنے منکروں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ایا کہ ان تفعلوا ابی ما فعلتکم بمشری اذا نزلت علیکم آیات اللہ من شطر فضلی لا تقولوا انتہا ما نزلت علی الفطرۃ۔ ان الفطرۃ قد خلقت بقولی سورہ بکل

کہ اے منکروں جو سلوک تم نے باب کے ساتھ کیا۔ جو میری بشارت دینے والا تھا۔ ویسا ہی سلوک میرے ساتھ نہ کرنا۔ اور جب کوئی آیت میرے فضل سے تم پر اتاری جائے۔ تو یہ کہہ کر یہ فطرت کے مطابق نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت میرے فرمان سے پیدا ہوئی ہے:-

اس حوالہ میں بہار اللہ نے اپنے آپ کو فطرت کا خالق بیان کیا ہے۔ جو بجز خدا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا:-

واقعات عالم بر نظر

۱۔ احرار اور سکھ (۲) چین میں اخلاقی اصلاح سچید آباد میں انشا

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

جس طرح مسلمانوں کی نمائندگی کے مدعی اور حقیقتاً مسلم قوم کے سیاسی مذہبی و تمدنی مفاد کے خطرناک دشمن وہ لوگ ہیں جن کو احرار کہتے ہیں۔ اسی طرح سکھوں میں بھی شمالی بھیرٹھی ہیں جو سکھ احرار کہلا سکتے ہیں۔ تہذیب گنج کا واقعہ ہر دو قوموں کے احراریوں کی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ تا مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خراب ہو جائیں۔ احراریوں نے قادیان میں اپنی قماشش کے لوگوں کو ساتھ ملا یا۔ اور دیہات میں جا کر سکھوں کو درغلنا شروع کیا۔ تو ایک شریف سکھ سردار نے کہا: ہم کمینوں کے ساتھ مل کر شرف سے نہیں بگاڑنا چاہتے۔ پس ملک کی فضا کو خراب کرنے والے سکھ شرفا کا ہاتھ نہیں۔ وہ مفسدوں کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس کے یہ مستحق ہے۔ چنانچہ شہیر قادیان نام رسالہ میں سردار ارجن سنگھ صاحب عاجزا ایڈیٹر اجنہ رنگین و مالک سردار پریس امرتسر تحریر فرماتے ہیں:-

”مجلس احرار۔ یہ جماعت کبھی کانگریس کی مخالف ہے۔ تو کبھی کانگریس کی حامی کبھی ہندو مسلم اتحاد کی مدعی اور کبھی ہندو مسلم اتحاد کی دشمن۔ کبھی مخلوط انتخاب کی دعوت دیا اور کبھی جداگانہ انتخاب کی پرچارک۔ کبھی اتحاد اسلام کی سب سے بڑی پاسیان اور کبھی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان نفاق و بے اتفاقی کی ذمہ دار۔ الغرض اس جماعت کے سامنے کوئی مستقل پروگرام نہیں ہے۔ آج اگر پوہن سو راجیہ کے لئے بے تاب ہے تو کل غلامی کو درج نجات تصور کرتی ہے۔ ایک دن اگر اس کا عقیدہ حکومت سے

عدم تعاون ہے۔ تو دوسرے دن ان کا مطمح نظر گورنمنٹ سے تعاون۔ یہی وجہ ہے کہ اس جماعت میں وقتاً فوقتاً ہر قسم کے انسانوں کی گنجائش نکل آتی ہے۔ اور کسی خاص مسلک کے فقدان کی وجہ سے ہر وہ راستہ جس پر یہ جماعت گامزن ہو۔ ان کے پیروؤں کیلئے ہر صحیح راہ بن جاتا ہے۔ الغرض اس جماعت کی بولچوٹی اور رنگارنگی ضرب المثل ہے۔“

حجرت کا مقام ہے۔ کہ ایک وقت وہ تھا۔ جب احرار ہندو مسلم اتحاد کے مدعی تھے اور مخلوط انتخاب کو بھارت مانا کی نجات کا بہترین ذریعہ سمجھتے تھے۔ آج وہی لوگ ہیں جو خود اسلامی اتحاد کی جڑوں پر کلھاڑا چلا رہے ہیں۔ اور خود مسلمانوں کے ایک گروہ کے حقوق علیحدہ کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ”آج ان لوگوں سے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ ہمارا آج اگر آپ خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد کے روادار نہیں ہیں۔ اگر آپ اسلامی فرقوں کو ہی علیحدہ علیحدہ کر دینے کے حق میں ہیں۔ تو آپ سے یہ کیونکر امید ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں سے اتحاد کے لئے تیار ہوں گے۔“ (سیر قادیان صفحات ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶)

(۲)

ایک طرف ہم پڑھتے ہیں۔ کہ ترکی عورتوں نے پردہ ترک کر دیا ہے۔ اور تمام زندگی یورپین طریق پر ڈھل رہی ہے۔ اسلامی فتوحات کی یادگار اباصوفیہ کو مسجد سے ہل کر عجائب گھر بنا دیا ہے۔ جہاں مسجد کے اندر اللہ و محمد کھائیا تھا۔ اسے مٹا دیا گیا ہے۔ اور پرانے گرجا کے نقش و نگار کو دوبارہ زندہ کر دیا گیا ہے۔ اور گمال عطا ترک کے نقش قدم پر رمنشا بھی

چل رہے ہیں۔ آزادی کے ہسٹریا کا مہما ایرانی عورتوں پر توکی کی نسبت زیادہ سرعت سے غالب آ رہا ہے۔ گویا مشرق قریب مغربیت زندہ ہو چکا اور ہور ہا ہے۔ اب دوسری طرف مشرق بعید میں حضرت کانفیوشس کے مذہب کی اخلاقی تعلیم کا احیاء ہو رہا ہے۔ چین میں Wee Movement "تحریک نئی زندگی" اپنا کام کر رہی ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے تاریخی فائدہ جن کی قوج نے بالشویک کوششوں کو دبانے کے لئے چین کے مشرق سے مغرب تک قوج کیا ہے۔ سپہ سالار اعظم جنرل چیانگ کئی شک نے حکم دیا ہے کہ عورتیں ال نہ کٹوائیں۔ اصلاح خانہ بند کر دیئے جائیں۔ اونچی کرتی نیچا لہنگا پہن کر کھلے بازار میں میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے چہرہ اور لبوں کا قریبی تعارف نہ ہونے دیر۔ بازو میں بازو ڈال کر چلنا قدیم عفت کے خلاف سمجھا گیا ہے۔ چینی لڑکیوں کو حکام دینے گئے ہیں۔ کہ ناچ میں مردوں کی ساتھی نہ بنیں۔ اور عمال حکومت کے لئے نام گھردوں میں جانا ناچنے کی محافل میں شریک ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ زمانہ مدارس تعلیمات نہ پوڈر لگائیں نہ سرخی استعمال کریں۔ اور عہدہ داران سرکاری کو غیر ملکی بڑوں سے شادنی کرنے کی ممانعت ہو گئی۔ ہوٹلوں اور قیام گاہوں میں زنانہ کمرے سے روک دیا گیا ہے۔

ادب اللہ! یہ کیا تبدیلی ہے مسلمان اقوام کفار کا تشبہ اور کافروں میں اسلامی تہذیب آ رہی ہے۔ (۳)

انامی ریاستوں میں اگر کہیں ایک حد تک اسلامی اخلاق۔ رواداری اور اسلامی انصاف ملتا ہے۔ تو اس کے لئے ہم عینی شاہین۔ کہ حیدرآباد بے نظیر ہے۔ ہم کو معلوم ہے جب مسٹر حسن امام بیرسٹر ایک مقدمہ کے حیدرآباد دگئے۔ اور نواب اکبر یار جنگ بہادر خاں نیکورٹ حیدرآباد کے اجلاس پر پیش ہوئے۔ تو نواب صاحب کے علم انون۔ فراسٹ۔ لیافٹ اور مقدمہ نی کہا۔ یہ شخص تو کسی برطانوی ہائی کورٹ کی زینت ہو سکتا ہے۔ حیدرآباد

کے جج بلحاظ مذہب و ملت انصاف کرتے حیدرآباد کے حکام انصاف کو رشتہ دوستی سے بالا سمجھتے ہیں۔ ایک احمدی کی غیر احمدی بیوی کے مقدمہ میں عدالت نے وہی فیصلہ کیا۔ جو برطانوی عدالتوں نے کیا تھا۔ مخالف فریق نے ہر چند جہاں کہ بخت کو ٹیڑھا کیا جائے۔ مگر عدالت نے جسٹس راجندر آف مدراس کی طرح یہی بات مدنظر رکھی۔ کہ عدالت کے سامنے غیر احمدیوں کے کفر و ایمان کا فیصلہ کرنا نہیں بلکہ احمدیوں کے اسلام کا معاملہ مدنظر ہے اور احمدی کے حق میں فیصلہ ہوا۔ تعصب کا داؤد بہا دلیپور کی طرح نہ چلا۔ ہم کو یاد ہے کہ ہندو مسلم فسادات میں مسلمان مجرموں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ مانند بیڑ میں بناؤٹی قبر کو اکھڑا دیا گیا۔ اور سکھوں کے ساتھ انصاف کیا گیا۔

اس وقت بھی حیدرآباد کی عدالتوں میں دو مقدمات چل رہے ہیں جو پہلک کی توجہ کے مجاذب ہیں۔ ایک دکیل ہیں جو جیل سے ہٹ کر اسی میں لائے جاتے ہیں۔ اور مد مقابل ایک غریب ادنی قوم کا دھیر ہے۔ اور نابالغ سے جبر کا مقدمہ ہے ایسا ہی قتل کا ایک مقدمہ چل رہا ہے جس میں کو توالی نے دوسروں کے علاوہ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی سابق منضم کو توالی کو بھی گرفتار کر کے ضمانت پر رکھا ہے۔ بھلا غریب پست قوم دھیر چاروں کے مقابل دکیل کی گرفتاری اور ایک ملازم کے قتل پر ایک اعلیٰ حیثیت کے عہدہ دار پر مقدمہ ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں کہاں ممکن ہے۔ مگر حیدرآباد کی ہائی کورٹ نے اور حیدرآباد کے بیدار مغز نے کو توالی نے انصاف کی قابل قدر مثالیں پیش کی ہیں۔

حیدرآباد کی ہائی کورٹ کا ایک منظر بہت دلچسپ ہے۔ اور وہ راجہ بہادر رائے بنیشور ناتھ (آریہ سماجی) اور نواب اکبر یار جنگ بہادر (احمدی) کا مل کر ایک جگہ خدا کے بندوں کے ساتھ انصاف کرنا ہے۔ کاش حیدرآباد کے مخالفت اس انصاف پروری کی قدر کریں۔

کپالہ یوگنڈا میں غیر احمدیوں کا مناظرہ سے فرار تصفیہ شرائط میں وکاوٹ ڈالنے کی مذموم کوشش

لال حسین صاحب نے یوگنڈا پہنچ کر کپالہ اور جھبہ کی فضا کو خاص طور پر احمدیوں کے خلاف سموم کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنی تقریر میں بار بار مناظرہ کے لئے چیلنج دیتا شروع کیا۔ نیرودی اور سیروی میں خاکہ نے اور وگاڈی میں محکم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے چونکہ اس سے مناظرہ کر کے اچھی طرح کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اس کی ذبانی تسمیوں کی طرف قطعاً توجہ نہ کی جائے البتہ تحریری طور پر اس کا چیلنج پیچھے نہ تو اسے منظور کر لیا جائے۔

مناظرہ کا چیلنج اور جواب

۲۱ جون سٹی ایبوسی اینٹن کی طرف سے تحریری چیلنج مناظرہ پہنچا۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ مناظرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ اپنے عقائد کی صداقت پبلک میں ثابت کرے۔ اور چونکہ لال حسین صاحب ۲۰ جون کپالہ جا رہے ہیں۔ اس لئے مناظرہ ۳۰ جون سے پیلے ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں انہیں لکھا گیا کہ چیلنج مناظرہ منظور ہے اور چونکہ مناظرہ کے جلدی انعقاد کی خواہش کی گئی ہے، اس لئے ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کے مکان پر تین غیر احمدی تائیدہ شرائط مناظرہ کے لئے موہ سکریٹری کے ۲۳ جون ۲ بجے دن کے پہنچ جائیں۔ ہمارا یہ جواب چیلنج دینے والوں کے پاس ۲۲ جون کو پہنچ گیا۔

غیر احمدیوں کا فرار

اس تحریر کے مطابق جماعت احمدیہ کے تائیدہ سے ۲۳ جون ۲ بجے دوپہر سے شام کے چھ بجے تک انتظار کرتے رہے۔ لیکن نہ تو غیر احمدیوں کا کوئی تائیدہ تصفیہ شرائط کے لئے پہنچا۔ اور نہ کوئی اطلاع آئی۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔
نامعقول تجویز
آخر مزب کے وقت غیر احمدیوں کی طرف سے

ایک چھٹی موصول ہوئی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ نے ۲۲ جون کو جو چھٹی نکلی تھی۔ وہ تمام مشامان فرقوں کی ایک تائیدہ مجلس مدعو کر کے اس کے سامنے رکھی گئی۔ جس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ (۱) شرائط کا تصفیہ بجائے پرائیویٹ مکان میں ہونے کے *Recreation* جلسہ میں ہو۔ (۲) تصفیہ شرائط کے لئے تین تائیدوں کی بجائے کل اٹھارہ تائیدہ ہوں جن کی نسبت یہ ہوگی۔

احمدیوں میں سے پانچ غیر احمدیوں میں سے گیارہ اور غیر مسلموں میں سے دو گیارہ غیر احمدیوں میں سے پانچ تھی اور چھ دوسرے فرقوں میں سے جن میں سے تین احمدی انتخاب کریں گے اور تین سنی۔

اس سراسر خلاف انصاف تجویز کو ہم نے رو کر دیا۔ اور ۲۶ جون یہ لکھ دیا۔ کہ شرائط طے کرنے کے لئے اٹھارہ آدمیوں کے جھگڑے کی ضرورت نہیں۔ اور یوں بھی پیش کردہ تجویز غیر معقول ہے۔ اس لئے وہی طریق اختیار کیا جائے گا۔ جس کا ذکر ہم اپنی پہلی چھٹی میں کر چکے ہیں ہمیں رکھی ایجنٹ کلب میں تصفیہ شرائط کے لئے آنے میں کوئی اعتراض نہیں۔ اگر اس معقول طریق کو اختیار کرنے پر تیار ہوں۔ تو ۳ جون کو شرائط کا تصفیہ کر لیا جائے۔ ہماری چھٹی کا جواب شرافت کو بالائے طاق رکھ کر نہایت گندے لہجہ میں ۲۸ جون کو دیا گیا۔ ہمیں پیلے ہی ان سے یہی امید تھی۔ اس لئے ان لوگوں کا یہ فعل کوئی خاص تعجب انگیز نہ تھا۔ اس چھٹی میں انہوں نے پھر یہی لکھا کہ ان کی طرف سے گیارہ آدمی تصفیہ شرائط کے لئے ہونگے اور احمدیوں کی طرف سے پانچ۔ لیکن آخر انہیں اپنی اس نامعقول بات کو ترک کرنا پڑا تصفیہ شرائط کے لئے گفتگو
۳ جون ۱۰ بجے خاکہ رمد ڈاکٹر فضل دین صاحب

بھائی عبدالحی صاحب ملک نصر اللہ خاں صاحب اور دو غیر مسلم اصحاب مسٹر سندرسنگھ صاحب کلسی اور ڈسٹری۔ ایل کپلا سکریٹری ریہ ساج *Recreation Club* میں پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے لال حسین صاحب، مسٹر عصمت اللہ موہر گریج، سی ایچ ایم دین اور قاری نصیر احمد موہا اپنے دو تائیدہ مسٹر عبداللہ بن عبداللہ صاحب عرب اور مسٹر جعفر بردہان صاحب شامل ہوئے۔ لال حسین صاحب نے پہلی شرط یہ پیش کی۔ کہ مضمون مناظرہ صداقت دعاوی مرزا صاحب ہوگا۔ میں نے کہا منظور۔ مگر نیرودی کے مناظرہ کی طرح اس مضمون کی حقیقتیں یونگی (۱) دنات سیرج (۲) اجرائے نبوت (۳) صداقت دعویٰ مسیحیت و نبوت۔ نیز میں نے انجمن جماعت اسلام نیرودی کا اشتہار، اجنوری مسند پیش کیا۔ جس میں ان لوگوں کی طرف سے خود یہ اقرار کیا گیا تھا کہ ان تینوں عنوانات پر بحث از بس ضروری ہے۔ جیسا کہ ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

”مناظرہ کا اصل موضوع صداقت (حضرت) مرزا صاحب اور پیلے ہر دو مضمون (حیات مسیح۔ اجرائے نبوت) ایک علمی بحث کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو کہ اصل موضوع تک پہنچنے کے لئے راستہ کو صفا کر دیں گے۔ اس لئے گزارش ہے کہ ہر ایک صاحب پیلے دونوں مضمونوں میں شامل ہو کر تیسرے مناظرے میں ضرور شامل ہو۔“

علاوہ ازیں مناظرہ نیرودی کی مطلوبہ شرائط جو انجمن والوں نے ہی شائع کی تھیں پیش کر کے میں نے اپنے مدعا کو واضح کیا۔ لیکن لال حسین صاحب اور ان کے تائیدوں نے نیرودی والے مناظرہ کی شرائط کا نام سننے ہی انکار کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ نیرودی کے حالات کچھ اور تھے۔ یہاں کے کچھ اور ہیں مگر یہ صرف بہانہ تھا۔ اس لئے پھر انہیں نیرودی فیصلہ شدہ شرائط کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے کہہ دیا۔ ہرگز ان دونوں مضمونوں پر بحث کے لئے وہ تیار نہیں۔ غیر مسلم اصحاب نے فریقین کی گفتگو نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنی۔ اور انہوں نے اچھی طرح محسوس کر لیا۔ کہ پیلے دونوں مضمونوں پر بحث ضروری ہے۔ چنانچہ انہوں نے فریقین کو مشورہ بھی دیا۔ مگر لال حسین صاحب اور

ان کے ساتھیوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور ایک تحریر لکھ کر کہنے لگے۔ کہ اس پر دستخط کر دو۔ اس تحریر کا مفاد یہ تھا کہ اگر ان دونوں پر بحث نہ ہو۔ تو تم تیسرے پر تیار نہیں۔

اس تحریر کی بیمودگی کو ظاہر کرنے ہوئے میں نے بتایا کہ ہماری طرف سے تو انکار نہیں۔ اور یہ مضمون صداقت مسیح موعود کے ہی حصے میں غیر مسلموں نے بھی سیری تائید کی۔ پھر میں نے کہا اچھا اگر آپ یہ لکھیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور حضرت مسیح اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے تو پھر صرف تیسری شرط پر بحث کر لی جائے گی۔ مگر اس کے لئے بھی وہ تیار نہ ہوئے۔

تصفیہ شرائط کے متعلق مشترکہ میان آخر جب تصفیہ شرائط کی کوئی امید باقی نہ رہی تو غیر احمدیوں کے کہنے پر ایک تحریر لکھی گئی جس پر انہوں نے دستخط کر دیئے وہ تحریر یہ ہے۔

شرائط مناظرہ مابین اہلسنت والجماعت و جماعت احمدیہ کپالہ کا تصفیہ متعلقہ صداقت دعاوی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حیات احمدیہ کپالہ کی طرف سے یہ پیش کیا گیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پیلے حضرت مسیح علیہ السلام کی جہانی زندگی آسمان پر اور اجرائے نبوت درامت محمدیہ پر بحث کی جائے کیونکہ یہ دونوں مضمون اصل موضوع نکٹ پہنچنے کے لئے راستہ صاف کرنے والے ہیں۔ چونکہ اہلسنت والجماعت کپالہ کے تائیدہ ان دونوں مضمونوں پر بحث کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ان دونوں مضمونوں کا اصل موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے دونوں طرف سے اس گفتگو متعلقہ شرائط مناظرہ کو بند کیا جاتا ہے۔ دستخط
ایم۔ اے۔ کریم سکریٹری مسلم سٹی ایبوسی اینٹن کپالہ ملک نصر اللہ خاں احمدی سکریٹری احمدیہ مسلم ایبوسی اینٹن کپالہ سندرسنگھ کلسی۔ پی۔ ایل کپلا سکریٹری ریہ ساج کپالہ عبداللہ بن عبداللہ جعفر بردہان ۳ جون

مناظرہ سے کھلا فرار
یہ تحریر نقل مطابق اصل ہے جو وضاحت کے ساتھ تیار ہے۔ کہ غیر احمدی مناظرہ کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ حیات مسیح اجرائے نبوت کا وہ اصل موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں سمجھتے حالانکہ خود اپنے قلم سے بلاشبہ اشتہار موعودہ ۱۰ جنوری صاف طور پر یہ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ پیلے

ان کے ساتھیوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور ایک تحریر لکھ کر کہنے لگے۔ کہ اس پر دستخط کر دو۔ اس تحریر کا مفاد یہ تھا کہ اگر ان دونوں پر بحث نہ ہو۔ تو تم تیسرے پر تیار نہیں۔ اس تحریر کی بیمودگی کو ظاہر کرنے ہوئے میں نے بتایا کہ ہماری طرف سے تو انکار نہیں۔ اور یہ مضمون صداقت مسیح موعود کے ہی حصے میں غیر مسلموں نے بھی سیری تائید کی۔ پھر میں نے کہا اچھا اگر آپ یہ لکھیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور حضرت مسیح اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے تو پھر صرف تیسری شرط پر بحث کر لی جائے گی۔ مگر اس کے لئے بھی وہ تیار نہ ہوئے۔ تصفیہ شرائط کے متعلق مشترکہ میان آخر جب تصفیہ شرائط کی کوئی امید باقی نہ رہی تو غیر احمدیوں کے کہنے پر ایک تحریر لکھی گئی جس پر انہوں نے دستخط کر دیئے وہ تحریر یہ ہے۔ شرائط مناظرہ مابین اہلسنت والجماعت و جماعت احمدیہ کپالہ کا تصفیہ متعلقہ صداقت دعاوی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حیات احمدیہ کپالہ کی طرف سے یہ پیش کیا گیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پیلے حضرت مسیح علیہ السلام کی جہانی زندگی آسمان پر اور اجرائے نبوت درامت محمدیہ پر بحث کی جائے کیونکہ یہ دونوں مضمون اصل موضوع نکٹ پہنچنے کے لئے راستہ صاف کرنے والے ہیں۔ چونکہ اہلسنت والجماعت کپالہ کے تائیدہ ان دونوں مضمونوں پر بحث کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ان دونوں مضمونوں کا اصل موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے دونوں طرف سے اس گفتگو متعلقہ شرائط مناظرہ کو بند کیا جاتا ہے۔ دستخط ایم۔ اے۔ کریم سکریٹری مسلم سٹی ایبوسی اینٹن کپالہ ملک نصر اللہ خاں احمدی سکریٹری احمدیہ مسلم ایبوسی اینٹن کپالہ سندرسنگھ کلسی۔ پی۔ ایل کپلا سکریٹری ریہ ساج کپالہ عبداللہ بن عبداللہ جعفر بردہان ۳ جون مناظرہ سے کھلا فرار یہ تحریر نقل مطابق اصل ہے جو وضاحت کے ساتھ تیار ہے۔ کہ غیر احمدی مناظرہ کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ حیات مسیح اجرائے نبوت کا وہ اصل موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں سمجھتے حالانکہ خود اپنے قلم سے بلاشبہ اشتہار موعودہ ۱۰ جنوری صاف طور پر یہ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ پیلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء جماعت احمدیہ کے فرائض و اختیارات

چونکہ مختلف جماعتوں میں مقامی امیر مقرر کرنے کا سلسلہ فقوڑے عرصہ سے ہی جاری ہوا ہے۔ اس لئے ابھی تک جماعت کو مقامی امیروں کے فرائض و اختیارات کے متعلق پوری پوری اطلاع نہیں۔ بعض جگہ تو امیروں کی محض ایک پریذیڈنٹ کی حیثیت سمجھی جاتی ہے۔ اور بعض جگہ مقامی امیر کا ایسا رتبہ سمجھا جاتا ہے جو صرف خلافت کے شایان شان ہے۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ تمام افراد جماعت کو ایک اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا سا ہے اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدیوں کی روحانی۔ اخلاقی۔ تبلیغی۔ علمی۔ عملی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے۔ اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبود کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیے۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔ اور اسے چاہئے کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔ لیکن چونکہ وہ مقامی جماعت کا آخری ذمہ دار ہوگا۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہے کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے لئے مضر یا محمل امن و انتظام سمجھے تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو روک دے۔ لیکن ایسی صورت میں اس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت منصوص ہوگا۔ اپنے اختلاف کی وجہ ضبط تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہو۔ تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بنا و جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔ لیکن اس موخر الذکر صورت میں اس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ اپنے اختلاف کی وجہ تحریر کر کے بصیغہ مازم مرکز میں ارسال کرے۔

مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں تو انہیں حق حاصل ہوگا۔ کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں۔ اور سرکار فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔ مقامی امیروں کا تقرر میعاد دی ہوا کرے گا۔ اور میعاد گزرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس میں وہی پہلا امیر پھر دوبارہ بھی مقرر کیا جاسکتا ہے۔ و در ان میعاد میں بھی امیر مقامی کسی مصلحت کی بنا پر اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اس کی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مقامی امیر کو ایسے حالات میں جب کہ اسے غیر متوقع طور پر جانک کہیں باہر جانا پڑ جائے اور وہ مرکز سے پہلے کی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ اپنی غیر حاضری کے لئے بعد مشورہ جماعت اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔ لیکن ایسی صورت میں بھی اس کا فرض ہوگا۔ کہ اس امر کی اطلاع جلد ہی مرکز میں ارسال کرے۔ مقامی امیر ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہونگے جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی۔ امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ دار ہونگے اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اپنے رویہ کو ایسا

احرار کی غنڈے حملہ کے خلاف

احمدی جماعتوں کی قراردادیں

مقامات میں شہر انگیزیاں جاری رہنے دی گئیں۔ اور ان کے احمدیوں پر قاتلانہ حملوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے تاخوشگوار حادثات کی ذمہ داری زیادہ تر حکومت اور ان حکام پر ہوگی۔

خاک رزہ ملک عطار اللہ خاں سکریٹری احمدیہ ایوسی ایشن شاہجہانپور ۱۴ جولائی۔ احمدیہ ایوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ایوسی ایشن ہذا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے نہایت شرم ناک اور دہشتانہ حملہ کو نہایت رنج اور تکلیف سے دیکھتی ہے۔ اور حکومت سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ملزم کو عہد شکنی سے آزاد لائے۔

(۲) احراریوں کی امن ٹھکن اور فتنہ انگیز سرگرمیاں جو عرصہ دو سال سے جاری ہیں۔ اب نہایت خطرناک صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ ان کے اندر کے لئے قوری تدابیر عمل میں لائے۔

یہ اجلاس حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ بنصرہ اور خاندان نبوت کے دیگر افراد کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ان کی حفاظت کے لئے ہر احمدی فرد اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

(۳) یہ اجلاس سمجھتا ہے۔ کہ مقامی ایگزیکٹو اور رسول حکام بالواسطہ یا بلا واسطہ احراریوں کی پیٹھ ٹھونک ہے۔ جس میں ہمیں ان پر قطعاً کوئی اعتماد نہیں۔ اور ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان احکام کی بجائے انگریز حکام مقرر کرے۔

خاک رزہ۔ نثار احمد قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

انجمن احمدیہ آبادان (ایران)

انجمن احمدیہ آبادان ایران کا ایک غیر معمولی اجلاس جو ۲۶ جولائی کو منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے کینہہ حملہ کے خلاف اظہار رنج و افسوس کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کے اندر کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے۔ خاک رزہ۔ مرزا برکت علی

احمدیہ ایوسی ایشن سیلون

جناب ایم۔ زیڈ۔ دین صاحب سکریٹری ڈی سی سیلون احمدیہ ایوسی ایشن نے مندرجہ ذیل تازہ ترین ایسی لٹری وائس رائے بہادر کے پرائیویٹ سکریٹری کو ارسال کیا "احمدیہ ایوسی ایشن سیلون مؤدبانہ طور پر حکومت کی توجہ ایک احراری کے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کی طرف مبذول کرانی ہوئی اس معاملہ میں تحقیقات کی درخواست کرتی ہے؟"

جماعت احمدیہ پشاور

۱۴ جولائی جماعت احمدیہ پشاور کا ایک عام اجلاس زیر صدارت قاضی محمد یوسف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں (۱) یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری نہایت شرم ناک حملہ کو انتہائی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسے کسی گہری سازش کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت اور حکام صنایع گورنر اسپور پٹھا ہر کر دینا چاہتا ہے کہ ارا احراریوں کی قادیان اور دوسرے

قادیان دارالامان مورخہ ۳ اگست ۱۹۳۵ء

THE AHMADYYA SUPPLY COMPANY, LTD. QADIAN.

جماعت احمدیہ کے فہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری فرض

یہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرے۔ لیکن ہر قربانی کے لئے ماحول پیدا کرنا ضروری ہے۔ یعنی چاہئے۔ کہ کثرت سے دولت پیدا کی جائے تاکہ اسے راہ مولیٰ میں خرچ کیا جاسکے۔ اور سب بہتر ذریعہ مال کے حصول کا وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ کہ علیکم بالتجارة فان في هاتسعة اعشار الرزق مطلب یہ کہ تمہیں تجارت کرنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق انسان کیلئے نازل فرمایا ہے۔ اگر اس کو دس حصص میں تقسیم کیا جائے۔ تو نو حصص بندریہ تجارت حاصل ہونگے۔ اور بقیہ ایک حصہ باقی تمام ذرائع سے ملکر یعنی ملازمت زراعت وغیرہ سے۔ اور اسکا زندہ ثبوت دنیا میں موجود ہے۔ کہ دنیا کی بڑی سی بڑی حاکم قومیں تاجر ہیں پس سرمایہ دار دوستوں کو اور خصوصاً گورنمنٹ کے ملازمین کو چاہئے۔ کہ وہ بھی تجارت میں حصہ لیں۔ اور چونکہ قانوناً گورنمنٹ کے ملازم تجارت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم نے ان کے لئے ایک جائز راہ کھول دی ہے۔ کہ وہ اپنا روپیہ دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان میں لگا کر فائدہ اٹھائیں۔ اس کمپنی کا حصہ دار ہر گورنمنٹ ملازم ہو سکتا ہے۔ آپ خود تجارت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ ملازم ہیں۔ آپ کے کم عمر بچے اور بیویاں بھی تجارت کرنے سے معذور ہیں پس بہترین صورت یہی ہے۔ کہ دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان کے حصص خریدیں۔ تا آپ بھی اس کی آمد سے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کر سکیں۔ اور آپ کے بچے بھی بڑے ہو کر ایک جائداد کے مالک بن جائیں۔ جو انکے کام آسکے۔ کمپنی کے حصص کی قیمت نہایت قلیل یعنی دس روپے فی حصہ ہے جو بہت آسان اقساط یعنی اڑھائی روپے فی قسط کے حساب سے وصول کئے جاتے ہیں۔ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر کمپنی کے قواعد اور فارمہا درخواست حصص مفت طلب کریں:

نہ کسٹلر محمد اسماعیل منیجنگ ڈائریکٹر دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان

حضرت مولانا حکیم نور الدین حنیفہ سیاح اول کے دست مبارک کی تحریک کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل ماضی نور الدین

جسے حضور کے صاحبزادگان نے شایع کیا تھا۔ قریب الاختتام ہے۔ صرف دو سو نسخے باقی ہیں جنہیں رعایتی قیمت پر فروخت کیا جائے گا۔ دوست نگرانی اور فائدہ اٹھائیں۔ یہ حضرت حکیم الدست کے سچاس سالہ طبی تجربات کا خلاصہ ہے۔ منصفانہ

قیمت { حصہ اول بے جلد عا ۸۰ رعایتی ع ۸۰ جلد عا ۸۰ } ملنے کا پتہ: حکیم محمد عبداللطیف گجراتی پور پٹرکریٹ ٹیباٹی۔ قادیان۔

ضرورت شدہ

ایک معزز خاندان کے ایک ایسے کنوارے نوجوان بھربائیس سال کے لئے رشتہ درکار ہے۔ جو قد آور۔ و جہیہ۔ بہادر جری۔ خوش بیان۔ پر جوش احمدی۔ پابند صوم و صلوة ہے۔ مستقل گورنمنٹ مدرس۔ پٹنن ایمل پوسٹ۔ منقذم زراعت متعینہ ملتان۔ چھاؤنی ہے۔ گریڈ عنٹھ تا فٹھ بالفعل عنٹھ تنخواہ پانچ سو پندرہ روپیہ ماہوار بھتہ مل جاتا ہے۔ ریلوے سفر میں انٹر کلاس کا کر ایہ ملتا ہے۔ مکان بنگلہ کاری مفت دورہ تین روپیہ کر ایہ کر کے ملتا ہے۔ اس قدر زمینداری کا وارث بازگشت بھی ہے جس سے بقدر گزارہ شکمی غلہ خوردنی بھی مل سکے گا۔ لڑکی کم و بیش تعلیم یافتہ۔ صاحب سلیقہ۔ شکیل و زمین و تندرست ہو۔ دیندار اور شریف قوم کی ہو۔ سو اے چند ایک ضروری زیور و پارچات واجبہ کے اور کوئی نقد روپیہ حق بھریں نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ لڑکا ابھی ملازم ہوا ہے۔ البتہ واجبہ حق بھریں لکھ دیا جائے گا۔ لڑکی کی عمر۔ صحت۔ لیاقت وغیرہ حالات کی تصدیق مقامی پرنسپل ٹیچر جماعت سے کر کے بھیجی جائے۔ درخواستیں رسیدگی اشتہار ہذا سے دس دن کے اندر پتہ ذیل پر ارسال فرمائی جائیں۔

مع معرفت پٹنن صاحب افضل قادیان

وصیت نمبر ۳۵۲: منگہ آمنہ بیگم زوجہ سعید احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بھارتی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۴۳ ہجری جانداد اس وقت صرف

اس وقت میری جائداد موجودہ ہے تین مبلغ تین صد روپیہ بدمہ خاندان اور زیور قیمتی سچاس روپیہ ہے۔ اور ماہوار آمد بصورت ملازمت محکمہ نصرت گریڈ ہائی سکول قادیان مبلغ ۱۸/۱۸ روپیہ ہے تازیت اپنی آمد کا ۱۰ حصہ داخل خواندہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔

المعبودہ۔ بقلم خود آمنہ بیگم موصیہ گواہ شدہ۔ سعید احمد بقلم خود خاندان موصیہ گواہ شدہ۔ خیر الدین امام مسجد محلہ ناصر آباد وصیت نمبر ۵۲: منگہ شیخ فرمان علی

ولد پیر بخش قوم شیخ عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹ سال ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بھارتی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۴۳ ہجری جانداد اس وقت صرف

ایک مکان پختہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ نیز اس وقت میرا گزارہ پٹنن پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۰ روپیہ ماہوار ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمدنی کی وصیت ۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرسلے کے بعد کوئی اور مرتزکہ ثابت ہو تو اس کی بھی ۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

المعبودہ۔ فرمان علی ولد پیر بخش قوم شیخ سکندہ قادیان بقلم خود گواہ شدہ۔ عبد الرحمن سکری جانت احمدیہ بابا کالہ حال وار محلہ دارالبرکت قادیان بقلم خود ۲۵ گواہ شدہ۔ عنایت اللہ خان قادیان دارالامان بقلم خود ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۳۰ جولائی پمیلڈ بینک آف ناردرن انڈیا کے سرکاری قاری کی درخواست پر لاہور انجیکورٹ نے لاکھڑن لال کی منتقلہ جائیداد کے وارنٹ ترقی جاری کر دیئے۔ چنانچہ ان کا دفتر۔ دکان۔ فرنیچر اور دیگر سامان قرق کر لیا گیا۔

شیخوپورہ ۲۹ جولائی۔ کل شام شیخوپورہ اور مضافات میں زبردست آنڈھی آئی۔ ایک گاؤں میں پھل کا درخت گر جانے کی وجہ سے ایک درجن مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور دو اشخاص زخمی ہوئے۔

واردھا ۳۰ جولائی۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں کانگریس اور لیبر پارٹی کے متعلق بحث ہوئی۔ مسٹر لہجھائی پٹیل نے کانگریس اور لیبر پارٹی کے باہمی تعاون کی تجویز پیش کی۔ مسٹر ڈیسا نے اس کی مخالفت کی۔ ابھی تک اس متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

شملہ ۳۰ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے۔ کہ حکومت نے کوئی ایکھڈائی کے متعلق جو ریگولیشن جاری کیا تھا۔ اس پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ ایکھڈ گورنر جنرل کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ کلیمز کمشنر مقرر کر کے مال داسیاب کو مالکوں تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ جس چیز کے مالک کا پتہ نہ ملے گا۔ وہ چیز اس وقت تک حکومت کے قبضہ میں رہے گی۔ جب تک کہ اس کا مالک اس کو شناخت نہیں کر لینگا۔

راولپنڈی ۲۹ جولائی۔ چادل اور دھان کے نرخ گرجانے کی وجہ سے کانٹکاروں نے پانچ لاکھ ایکڑ زمین پر کاشت کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ جس کا اثر ریوے کی آمدنی پر پڑے گا۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ کالا باغ میں ۱۸۰ اشخاص کو پولیس کی جمعیت پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کی جمعیت وہاں شادرا ایکٹ کے ماتحت ایک چار سالہ لڑکے کی تین سالہ لڑکی سے شادی کو روکنے گئی تھی۔

منتخب ہو گئے تھے سنگلی اور ذاتی وجوہات کی بناء پر اسمبلی کی رکنیت لینے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کی جگہ مسٹر نزل چندر ہی جن کو سرت چندر بوس کی رہائی تک اختیار رکنیت دیا گیا تھا۔ اسمبلی کے نمبر رہیں گے۔

کوچین ۲۹ جولائی۔ پرمیادور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں بجلی گرنے سے زمین میں تقریباً نصف فرلانگ لمبا ایک اپنچ جوڑا اور ایک ہزار فٹ گہرا شکاف ہو گیا۔

پیرس ۲۹ جولائی۔ جنوبی فرانس کے ایک جنگل میں چھ ایکڑ رقبہ آگ سے تباہ ہو گیا۔ قرب و جوار کے دیہات کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا۔ شدت تمازت سے لوگ دیہات سے دور چلے گئے۔ کئی گھنٹوں کے بعد فائر انجن کے ذریعہ آگ کو فرو

کیا گیا۔
شائشی ٹیکسٹن ۳۰ جولائی۔ مسٹر اینڈریو نے ایک انٹرویو کے دوران میں اٹلی اور ایبیر سینیا کے تنازعہ کے متعلق کہا۔ دو باتیں ہمیشہ میرے ذہن میں رہی ہیں۔ اول یہ کہ ایبیر سینیا میں مقیم ہندوستانی جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں غیر محفوظ رہے۔ دوسرے یہ کہ جب اٹلی اور ایبیر سینیا کا معاملہ لیگ آف نیشنز کے سامنے آئے گا۔ تو کیا ہندوستان کو موثر نمائندگی دی جائیگی۔

گجرات ۲۹ جولائی۔ ایک قریب کے گاؤں میں شیعہ اور سنیوں کے درمیان سخت لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سنیوں کا رہنما پیر دلایہ جو وہاں شادی کرانے گیا تھا۔ کھارڈیوں سے مجروح کیا گیا۔ جس کے جواب میں سنیوں نے ایک مشیوہ نوجوان کو سخت مجروح کیا۔ بغداد ۲۹ جولائی۔ سوق الیشورج کی بغاوت کے متعلق وزیر داخلہ نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت بغاوت اور سرکشی کی تحریکوں میں حصہ لینے والوں کو کوئی سزا نہیں

میں حق بجانب ہے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ عامۃ الناس کے جان و مال کی محافظا ڈنگران ہو۔ اور ان کو لوٹ مار سے بچائے۔ لہذا وہ شخص جو بغاوت پھیلائے گا۔ اسے گولی سے مارا دیا جائے گا۔

انگورہ ۲۵ جولائی۔ ترکی کے محکمہ خارجہ نے گذشتہ ہفتہ ہوٹلوں سے دو سو کے قریب مشتبہ یہودیوں کو گرفتار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ ممالک غیر کے تخواہ دار ملازم ہیں۔ وزارت داخلہ نے یہودیوں کی سرگرمیوں سے تنگ آ کر حکم صادر کیا ہے۔ کہ یہودی بلاد ترکیہ سے ایک ماہ کے اندر اندر نکل جائیں۔ اس اعلان کے ضمن میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حکومت کے پاس ایسی مستند اور مصدقہ اطلاعات موجود ہیں۔ جو ثابت کرتی ہیں۔ کہ یہودیوں کے ایسی حکومتوں سے تعلقات ہیں۔ جو حکومت ترکی کی دشمن ہیں۔ اور جن کی یہ جاسوسی کرتے ہیں۔

پشاور ۲۸ جولائی۔ سر میاں فضل حسین بالقابہ کے اعزاز میں نواب سر عبد القیوم خان اور خان بہادر قاضی میر احمد خان نے ایک ہفتہ میں ہر رات کو پڑھنے دعوت چائے دیں گے۔ سر موصوف گذشتہ مئی سے ریٹائرڈ ہیں۔ اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت پرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں آپ کی صحت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

لاہور ۳۰ جولائی۔ لاہور میں حسب معمول امن اور سکون ہے۔ سٹی کو توانی اور مسجد شہید گنج کے گرد گورہ فوج اور پولیس کا پہرہ بدستور ہے۔ باقی مقامات اور جو کون میں پولیس کی تعداد کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔ گورکھا فوج بھی ہٹالی گئی ہے۔ لندھا بازار اور نوکھا بازار میں آمدورفت شروع ہو گئی ہے۔ البتہ اس سڑک پر جو شہید گنج سے جنوب کی جانب ریوے سٹیشن کو گئی ہے۔ گورہ فوج اور

پولیس کا پہرہ بدستور قائم ہے۔ لاہور ۳۰ جولائی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قریب ایک گاؤں میں سکھوں کی دو مسلح جاسختوں میں فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں دو ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

برلن ۲۹ جولائی۔ جرمنی کا رپ سے پرانا روزانہ کئیھولک اخبار بند ہو رہا ہے۔ آئندہ صرف ہفتہ وار شائع ہوا کرے گا۔ اخبار کے بند ہونے پر بہت افسوس کیا جا رہا ہے۔

لمبئی ۲۹ جولائی۔ سیکرٹری ریزرو بینک آف انڈیا نے ایک پریس کمیونیکیشن شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ریزرو بینک کے مرکزی دفتر میں فی الحال کوئی اسامی خالی نہیں۔ لہذا عوام کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ملازمت کے امیدواروں کو درخواستیں بھیج کر اپنا وقت اور روپیہ برباد نہیں کرنا چاہئے۔

لاہور ۳۰ جولائی۔ لاہور کی صورت حالات بہتر ہو جانے کی وجہ سے گورنر پنجاب نے شملہ میں سبلیٹو کونسل کا اجلاس شروع کرنے کے لئے ۹ اگست کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اجلاس ۲۹ جولائی شروع ہوتا تھا لیکن لاہور کے فسادات کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

لندن ۳۰ جولائی۔ اس خبر کی کہ برطانیہ میں بہت سے نئے جنگی جہاز تیار ہونے والے ہیں۔ محکمہ بحری نے تردید کر دی ہے۔ تردید بانی کی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق محکمہ کی طرف سے کوئی تحریری بیان شائع نہیں کیا جائیگا۔ اس تردید کے باوجود اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ وسیع پیمانے پر جہازوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

پیرس ۲۹ جولائی۔ فرانسیسی مجالس کی فوج کو جو ایک کینی پر مشتمل ہے۔ ہٹالین بنا دیا جائیگا۔ یہ فوجی اٹلی اور ایبیر سینیا کے درمیان متوقع جنگ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ وہاں پر کچھ ہوائی جہاز بھی بھیجے جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۳۰ جولائی۔ ایئرٹن بنگال ریوے نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ دریائے پرم پر ڈاک ٹکٹ پان کی تیسرے کام میں توسیع کر دی گئی ہے۔

راولپنڈی میں ایک شخص نے ایک شخص کو مارا۔